Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

یوم: شنبہ
فی پرچہ ۱ آنہ
۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۶ | ۲۶ وفا ۱۳۳۱ہش - ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج سانس کی ہلکی ہلکی تکلیف رہی ٹمپریچر پھر زیادہ ہو گیا ہے۔ اور کمزوری بھی بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق آج ملتان میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

مشرقی بنگال کے قائم مقام گورنر

نے اپنے عہدے کا چارج سنبھالا

ڈھاکہ ۲۵ جولائی۔ مشرقی بنگال کے قائم مقام گورنر مسٹر عبد الرحمن صدیقی نے آج سہ پہر اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ حلف اٹھانے کی رسم گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں ادا کی گئی۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا بیان ہے۔ کہ یہ تقریب بہت سادہ لیکن پر اثر تھی۔ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جج مسٹر جسٹس شہاب الدین نے قائم مقام گورنر سے حلف وفاداری اور عہدے کا حلف لیا۔ حلف اٹھانے سے قبل چیف سیکرٹری نے نئے گورنر کے تقرر سے متعلق گورنر جنرل کا فرمان پڑھ کر سنایا۔ یہ تمام رسم صرف پانچ منٹ جاری رہی۔ جس کے بعد صوبے کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے مہمانوں سے نئے گورنر کا تعارف کرایا۔

نئے وزیر اعظم علی ماہر پاشا کو مصر کا فوجی گورنر جنرل مقرر کر دیا گیا

جنرل نجیب بے کے حکم سے پانچ اعلیٰ فوجی افسروں کی گرفتاری

قاہرہ ۲۵ جولائی۔ شاہ فاروق نے نئے وزیر اعظم علی ماہر پاشا کو مصر کا فوجی گورنر جنرل مقرر کیا ہے۔ ان کی کابینہ نے کل رات اسکندریہ میں حلف اٹھایا تھا۔ وزارت عظمیٰ کے علاوہ بحریہ و جنگ اور امور خارجہ کے محکمے بھی ان کے پاس ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مصر کے نظام حکومت میں بعض نئی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ اس لئے موجودہ حالات میں مارشل لا ختم کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے یقین دلایا۔ کہ ملک میں بہت جلد پارلیمانی حالات بحال ہو جائیں گے۔ شاہ فاروق نے فوج کے بیشتر مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ گو ابھی بعض چھوٹے چھوٹے امور طے ہونے باقی ہیں۔

ادھر فوجی انقلاب کے لیڈر جنرل نجیب محمد بے کے حکم سے پانچ اعلیٰ فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں تین جنرل اور دو کرنل شامل ہیں۔ کل بھی افسران کی ایک بڑی تعداد کو گرفتار کیا گیا تھا۔ گرفتار شدگان میں پولیس کے آفیسر کمانڈنٹ سفنی پولیس کے افسر اعلیٰ اور وزارت داخلہ کے انڈر سیکرٹری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بندرگاہ میں مقیم تمام مصری جہازوں کو حکم دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ لنگر انداز رہیں۔ اور محکمہ بحریہ سے اجازت حاصل کئے بغیر بندرگاہوں کی حدود سے باہر نہ جائیں۔ اسی طرح ہوائی فوج کے تمام طیاروں کو متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ بلا اجازت پرواز نہیں کر سکتے۔ ساحلی توپیں نئے ہائی کمان کی نگرانی میں دے دی گئی ہیں۔ جنرل نجیب نے جنہیں شاہ فاروق نے فوجی گورنر مقرر کیا ہے۔ حکم دیا ہے۔ کہ فوجی خبریں اخبارات کو بھیجنے سے پہلے سنسر کرائی جائیں۔

روسی ایجنسی تاس کا کہنا ہے۔ کہ فوجی انقلاب کا مقصد مصر کو مشترکہ دفاعی کمان میں شامل کرنا ہے۔

جنوبی کوریا میں صدارتی انتخابات کی تیاریاں

مسٹر سنگمن ری نے کاغذات نامزدگی داخل کر دئیے

پوسان ۲۵ جولائی۔ جنوبی کوریا میں صدارتی انتخاب کے لئے مسٹر سنگمن ری نے اپنے نامزدگی کے کاغذات داخل کر دیئے ہیں۔ انتخاب آئندہ مہینے کی ۵ تاریخ کو ہوگا۔ مسٹر سنگمن ری کے مقابلے پر دو اور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔

سعودی عرب نے پاکستانی ہوائی جہازوں کی جدہ میں اترنے کیلئے سابقہ اجازت منسوخ کر دی

کراچی ۲۵ جولائی۔ حال ہی میں حاجیوں کے پاکستانی ہوائی جہازوں کو جدہ میں اترنے کی جو اجازت دی گئی تھی۔ سعودی عرب کی حکومت نے اسے اب منسوخ کر دیا ہے۔ اس نے پاکستان کو مطلع کیا ہے۔ کہ ہوائی جہازوں کو صرف اس صورت میں اترنے کی اجازت دی جائیگی۔ کہ کرایہ وغیرہ سے جو آمدنی ہو۔ اس کا نصف سعودی کمپنیوں کو دیا جائے۔ یا دونوں ملکوں کی ہوائی کمپنیاں مشترکہ طور پر کام کریں۔ اس صورت حال کا یہ اثر ہوگا۔ کہ جب تک یہ معاملہ طے نہ ہو جائے ہوائی جہاز روانہ نہ ہو سکیں گے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ اسی سال بے شمار عازمین حج یہ اہم فریضہ ادا کرنے سے محروم ہی رہ جائیں۔ کراچی کے باخبر حلقے یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ ایک طرف تو سعودی عرب اسلامی بھائی چارے پر زور دیتا ہے۔ اور دوسری طرف ہندوستانی ہوائی جہازوں پر کسی قسم کی پابندی عاید کئے بغیر پاکستان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھ رہا ہے۔

احمدیوں پر یہ بہتان لگانا کہ وہ نعوذ باللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے صریح ظلم ہے

آؤ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کثرت سے درود بھیجیں کہ خدا کی غیرت جوش میں آکر ان کارروائیوں کو خود ہی کالعدم قرار دیدے

لاہور ۲۵ جولائی۔ مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے آج خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ ایجی ٹیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک بار پھر اس امر کا اعلان کیا کہ احمدیوں پر یہ بہتان لگانا کہ نعوذ باللہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یا ختم نبوت پر ایمان نہیں لاتے۔ ظلم عظیم ہے۔ آپ نے اس بہتان طرازی کی حقیقت اچھی طرح واضح کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ اس جھوٹ اور ظلم کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنے آقا و مطاع خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اس کثرت سے درود بھیجیں۔ اور بھیجتے چلے جائیں کہ خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آکر خود ہی ان تمام کارروائیوں کو جو ہمارے خلاف اس لئے کی جا رہی ہیں۔ کہ ہم تھوڑے اور کمزور ہیں کالعدم قرار دیدے اور دنیا پر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ ختم نبوت کے اصل محافظ جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں۔ خطبہ کے دوران میں آپ نے ان خطرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو آج دنیائے اسلام کے سر پر منڈلا رہے ہیں۔ احباب جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی۔ کہ وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے پورے شغف اور انہماک کے ساتھ دعائیں کریں۔ تاکہ یہ تمام خطرات دور ہوں۔ اور عالم اسلام اندرونی دشمنوں اور ان کی ریشہ دوانیوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے پاک ہو جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

غلط اور محرف کئے ہوئے حوالوں کو شائع کرنا

جس سے غرض محض اشتعال انگیزی ہو قانوناً ممنوع قرار دیئے جائیں

ان دنوں اخبارات میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ایسے غلط اور محرف کئے ہوئے حوالے کثرت سے شائع کئے جاتے ہیں۔ جن سے مطلب کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک عظیم فتنہ ہے جو محض اشتعال انگیزی کے لئے مخالفین دیدہ دانستہ اٹھا رہے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے ٹریکٹ بھی شائع کئے جا رہے ہیں جن میں غلط اور محرف کئے ہوئے حوالے درج کئے جاتے ہیں اور ان کو جماعت احمدیہ یا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے نام سے شائع کیا جانا ظاہر کیا جاتا ہے۔ پریس کا نام بھی اکثر پر نہیں ہوتا یہ سخت بددیانتی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ غلط اور محرف کئے ہوئے حوالے شائع کرنے والوں کا تدارک کرے اور کوئی ایسا قانون پاس کرے جو ایسے حوالے شائع کرنے والوں کو سزا کا مستوجب قرار دے سکے جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ مستفسرین کو صحیح حوالے دکھانے کا انتظام کریں

سب سے بڑا افسوس یہ ہے کہ بعض ان جرائد بھی مخالفین کے ایسے غلط محرف کئے ہوئے حوالے لے کر ان پر زوردار مقالے لکھ مارتے ہیں حالانکہ ان کا فرض ہے کہ جب تک اصل کتاب سے حوالہ نہ پڑھ لیں اس وقت تک اپنے خیالات کا اظہار نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس سے ملک میں سوائے نفرت پھیلانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا؟

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

نظارت بیت المال متعدد بار اعلان کر چکی ہے کہ بعض سیکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ چونکہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال نہیں کرتے اس لئے یہ سقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔ نظارت ہذا اس کے ازالہ کے لئے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتی ہے کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے وہ درج رجسٹر روزنامچہ ہو چکا ہے رقم معہ تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ وہ مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ادخال خزانہ باقی نہیں ہے۔ امید ہے کہ آپ اس رپورٹ کے ماہوار ارسال کرنے کا التزام فرمائیں گے۔

نظارت بیت المال ربوہ

آج ہفتہ کا دن ہے

پہلا سودا خدا تعالےٰ کے نام پر کریں اور اس کا منافع

مساجد فنڈ ممالک بیرون میں ادا فرمائیں

وکیل المال تحریک جدید

تمام دوستوں کو چاہیئے کہ یکم اگست جمعہ کو خصوصیت سے دنیا میں امن کے قیام کیلئے دعا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

کیلیفورنیا (امریکہ) سے ڈاکٹر الفرڈ ڈبلیو پارکر ایگزیکٹو سیکرٹری دی انٹرنیشنل ورلڈ پیس ڈے کمیٹی کا خط سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے یہ درخواست کی ہے کہ ۶ اگست کو ان کی کمیٹی کی طرف سے "یوم امن" منایا جا رہا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی شامل ہو کر اس دن یا اس سے پہلے آنے والے جمعہ کے دن امن کے لئے دعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر فرمایا کہ:- امن کی اپیل خواہ کسی طرف سے بھی ہو قابل تعریف ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا مانگیں کہ دنیا میں امن کا دور دورہ ہو۔ پس اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ یہ تحریک کس طرف سے ہے ہم اس تحریک میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ تمام دوستوں کو چاہیئے۔ کہ یکم اگست ۱۹۵۲ء جمعہ کے روز خدا تعالےٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دنیا کی موجودہ بے اطمینانی اور بدامنی کی حالت کو دور فرمائے۔ اور لوگوں کو امن اور اطمینان بخشے خصوصیت سے مندرجہ ذیل دعا کی جائے۔ یہ دراصل سورہ فاتحہ کا ترجمہ ہے اسلئے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے خاص طور پر ان مطالب کو مدنظر رکھا جائے

دُعا:- اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ایسا راستہ جس پر مختلف اقوام کے چنیدہ لوگ۔ جنہوں نے تیری رضا مندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں۔ ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں اور ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو۔ ہمارے حصہ میں آئے اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنیوالے ہو جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا اور تو ہمیں ایسے تمام کاموں سے محفوظ رکھ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے۔ اور تو ہمیں اس بات سے بھی بچا کہ ہم جوشِ عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں۔ جو تیری طرف سے عاید ہوتے ہیں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں۔ جو تیری طرف لے جاتے ہیں"

نوٹ:- یکم اگست کے روز مساجد کے امام اپنے خطبات میں "اسلام اور امن عالم" کے متعلق روشنی ڈالیں

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت ۵۲ء متوجہ ہوں

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء منعقدہ اپریل ۵۲ء میں آپ کی جماعت نے آپ کو اس غرض کے لئے منتخب کیا کہ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور مشاورت میں بجٹ کے موقع پر جماعت کی ترجمانی کریں۔ آپ نے ترجمانی کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں بجٹ آمد کے بارہ میں یہ مشورہ دیا کہ جو حصہ اس میں آپ کی جماعت کا ہے۔ وہ ضرور پورا کیا جائے گا۔ آج مالی سال حال کا تیسرا مہینہ جا رہا ہے۔ لیکن اکثر جماعتوں کا تدریجی بجٹ تین ماہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔

آپ اپنی جماعت کے افراد کو جلسہ کی صورت میں اکٹھا کر کے انہیں اس پوزیشن سے آگاہ فرمائیں۔ نیز انہیں اس امر پر آمادہ کریں۔ کہ وہ اپنے تمام بقایا جات اس ماہ یا زیادہ سے زیادہ آئندہ ماہ ادا فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نظارت بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء

خالص اسلامی دستور

مودودی صاحب نے احمدی مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اور اس ضمن میں ایک بیان روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۲ء (اصل تاریخ ۲۵ جولائی ہے عالمانہ جھوٹ سے ۲۶ جولائی اخبار پر درج کی گئی ہے) شائع کیا ہے۔ جو سراسر مغالطہ انگیزیوں پر مبنی ہے۔ ہم تفصیل سے اس بیان پر بعد میں بحث کریں گے۔ فی الحال ایک بنیادی سوال پر فکر و غور کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا ہے۔

"یہاں ایک قادیانی فتنہ ہی موجود نہیں ہے۔ بے شمار فتنے ہیں۔ جو ایک صحیح اسلامی حکومت کے موجود نہ ہونے اور قوانین شرعیہ کے معطل رہنے کی وجہ سے پرورش پا رہے ہیں۔ اس حالت میں یہ کوئی عقل مندی نہیں ہے۔ کہ ان ضمنی اور طفیلی فتنوں کے خلاف الگ الگ محاذ آئے دن قائم کئے جاتے رہیں اور اصل بنائے فساد کو جوں کا توں باقی رہنے دیا جائے۔ عقل کا تقاضا یہ ہے کہ ہم جڑ کی اصلاح پر اپنی تمام کوششوں کو مرکوز کر دیں۔ یعنی ساری قوم اپنی متحدہ طاقت کے دباؤ سے یہاں ایک خالص اسلامی دستور بنوا لے اور پھر اس دستور کے مطابق حکومت کا انتظام چلانے کے لئے صالح لوگوں کو منتخب کرے۔ اس کے بعد بیک وقت سارے ہی فتنوں کا سدباب ہو جائے گا۔ جن میں سے ایک یہ قادیانی فتنہ بھی ہے ورنہ ہمیں سخت اندیشہ ہے۔ کہ اگر مختلف چھوٹے چھوٹے مسائل کو چھیڑ کر توجہات اور کوششوں کو منتشر کر دیا گیا۔ تو نہ اصل مسئلہ ہی حل ہو سکے گا اور نہ اس کی شاخوں ہی میں سے کسی کی قطع و برید میں کامیابی نصیب ہوگی۔" (روزنامہ تسنیم ۲۶ جولائی ۵۲ء)

آپ کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں صرف احمدی مسلمانوں کا ہی ایک سوال نہیں۔ جس کو حل کرنا ضروری ہے۔ اور یہی ایک فتنہ (؟) ایسا نہیں ہے۔ جس کو دبانا لازمی ہے۔ بلکہ بے شمار فتنے ہیں جو ایک اسلامی حکومت موجود نہ ہونے اور قوانین شرعیہ کے معطل رہنے کی وجہ سے پرورش پا رہے ہیں۔ جن کو دور کرنے کا واحد علاج آپ کی دانست میں یہ ہے کہ

"یہاں ایک خالص اسلامی دستور بنوایا جائے۔ اور پھر اس دستور کے مطابق حکومت کا انتظام چلانے کے لئے صالح لوگوں کو منتخب کیا جایا کرے۔"

کسی ملک میں خالص اسلامی دستور کا بننا نہایت نیک بات ہے۔ اور ہم ہر وقت اس کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ بھی بڑی اچھی بات ہے کہ خالص اسلامی دستور کے مطابق حکومت کا انتظام چلانے کے لئے صالح لوگوں کو منتخب کیا جانا چاہیئے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہاں صالح لوگوں کی خالص اسلامی دستور کے مطابق حکومت قائم ہو لیکن صرف ایک سوال ہم یہاں پوچھتے ہیں۔ وہ پرانی مثال کی طرز کا سوال ہے۔ یعنی انڈا پہلے تھا یا مرغی۔ سوال یہ ہے کہ پہلے صالح لوگ انتخاب کئے جائیں۔ جو خالص اسلامی دستور بنائیں۔ یا پہلے خالص اسلامی دستور بنایا جائے۔ جس کے اصولوں کے مطابق صالح لوگ منتخب کئے جائیں۔ ہمارا خیال ہے کہ چونکہ مودودی صاحب اس سوال کو اسی طرح حل کرنا چاہتے ہیں جس طرح لوگ انڈے اور مرغی کے سوال کو حل کرتے آئے ہیں۔ اس لئے جس طرح آج تک انڈے اور مرغی کا سوال حل نہیں ہو سکا اور نہ قیامت تک ہو سکے گا۔ اسی طرح مودودی صاحب بھی اس سوال کو قیامت تک حل نہیں کر سکیں گے

بات یہ ہے کہ جس طرح انڈے اور مرغی کو اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہوتا خالص اسلامی حکومت اللہ تعالیٰ قائم کرتا ہے ہمیں حیرانی ہے کہ مودودی صاحب نے اتنا غور و فکر شاید اس مسئلہ پر کیا ہے مگر ابھی تک آپ کو اللہ تعالیٰ کے اس اصول کی سمجھ نہیں آئی۔ حالانکہ تمام دنیا کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ جس میں سے مودودی صاحب ایک مثال بھی ایسی نہیں بتا سکتے کہ کبھی کسی عہد میں سیاسی علمائے اسلام نے مل کر کوئی خالص اسلامی دستور بنایا ہو۔ اور اس کی بناء پر ایسی حکومت چلائی ہو۔ جس کے چلانے والے صالح لوگ منتخب ہوئے ہوں؟

جب تمام تاریخ عالم میں ایک بھی پہلے ایسی مثال موجود نہیں ہے تو کیا ایسی حکومت کو سیاسی علمائے اسلام کے بنا لینے کا خیال ایسا ہی طفلانہ خیال نہیں ہے جس طرح انڈے اور مرغی کے معمہ کو حل کرنے کا خیال

اس سے ثابت ہوا کہ دراصل مودودی صاحب کے ذہن میں جو چیز ہے۔ خالص اسلامی دستور نہیں بلکہ ایسا دستور ہے جو خالص اسلامی دستور کے خلاف ہر چند یا اسلامی علمائے اسلام ملکر بنائیں۔ اگر چند علماء جن کا ہمارا مطلب صرف اسلامی فرقے سے ہے کوئی دستور بنائیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ ایسا دستور یقیناً اپنی فقہ کے مطابق بنائیں گے جس سے فتنہ کی بنا پڑ جائے گی۔ اور اگر ساری دنیا کے علمائے اسلام ملکر بنائیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ کوئی ایسا اسلامی دستور بنایا جائے گا جو تمام اسلامی کہلانے والے فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ اور چونکہ احمدی بھی اپنے آپکو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ ایسی کسی کانفرنس میں جو دستور بنائے گی۔ ان کو بھی شامل کرنا لازمی ہوگا جس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب تک خود مودودی صاحب کے نزدیک بھی اسلامی دستور رائج نہیں ہے تو "فتنہ قادیانی" کا صحیح انسداد نہیں ہو سکتا۔ موجودہ حکومت تو ان کے نزدیک صریحاً اسلامی دستور کے مطابق نہیں ہے۔ اور جو حکومت اسلامی دستور کے مطابق نہیں۔ اس سے اس فتنہ کے انسداد کا مطالبہ کرنا ہی اصولاً غلط ہے آخر یہ کیا اسلامی انصاف ہے کہ کوئی حکومت خود تو اسلامی نہ ہو۔ مگر اپنے شہریوں کے کسی گروہ کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے غیر مسلم قرار دے بلکہ جب کوئی ایسی حکومت بنے گی جو علمائے اسلام کے بنائے ہوئے دستور کے مطابق ہوگی تو وہ ہرگز خالص اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ اس لئے ایسی حکومت بننے کے بعد بھی یہ سوال باقی رہے گا۔ کہ کیا ایسی حکومت کو اختیار ہے۔ کہ کسی کلمہ گو گروہ کو جو کہ میں مسلمان ہوں غیر مسلم قرار دے دے

حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے رو سے کسی خالص حکومت کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے پڑھے۔ وہ زبان سے اقرار کرے کہ میں مسلمان ہوں ایسے شخص کو غیر مسلم قرار دے۔

ہمیں امید ہے کہ مودودی صاحب اس توضیح کی روشنی میں ازسرنو اپنے بیان پر غور فرمائیں گے؟

فَاِنَّ النُّبُوَّةَ سَارِیَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِی الْخَلْقِ وَاِنْ کَانَ التَّشْرِیْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِیْعُ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ باب ۷۳ مطبوعہ مصر) حضرت محی الدین ابن عربیؒ

آفاق کی ایک غلط بیانی

"آفاق" میں شیخوپورہ کے ایک شخص اللہ دتا صاحب زرگر کے احمدیت سے تائب ہونے کا اعلان ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس شخص کو نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے دس سال کا عرصہ ہوا۔ جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ تو اس نے معافی مانگ کر جماعت میں دوبارہ شمولیت کی درخواست کی۔ اور نہ ہی جماعت سے کوئی تعلق رکھا۔ یہ ہے ارتداد کی حقیقت۔

حکیم ظفر الدین احمد سیکرٹری امور عامہ
جماعت احمدیہ

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ برادرم مولوی روشن الدین صاحب واقف زندگی (عرب) ایک لمبے عرصہ سے شدید طور پر بیمار رہیں۔ اور کمزوری کی وجہ سے ضعف پر ضعف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جملہ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد سیال کوٹی لاہور چھاؤنی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور خاتم النبیین کے معنے

جناب مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کے خطبہ پر نظر

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(۱)

جناب مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور نے ایک خطبہ جمعہ میں آیت خاتم النبیین کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ (آنحضرت) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ اس کی توضیح مفسرین حضرات نے یہ فرمائی ہے کہ حضور کے لڑکے طفولیت کے عالم میں انتقال کر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ خاتم النبیین ہیں۔ خاتم النبیین کے معنے اس وقت سے لے کر آج تک علماء نبوت کے ختم کرنے والے کرتے آئے ہیں۔ آپ نے خود فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی نہ نقلی۔ نبی کے لفظ کا آپ کے بعد کسی پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں تو قرآن کے اس لفظ کی توجیہہ ہو گئی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ برخلاف مرزا کے وہ کہتا ہے کہ خاتم کے معنے مہر کے ہیں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں نبی ہوتے رہیں گے اور ان پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ میں کہتا ہوں اگر محاورات عرب کے مطابق بھی کوئی نبی ہو سکتا تو ہم کبھی نہ مانتے کیونکہ اللہ تعالےٰ کی جو مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے ہم اس کو مانیں گے چاہے لغت عربی سے نبی ہو سکتا ہو ...... اب خاتم کے معنے وہ ہیں جو اللہ کی مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ جب رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو اب کوئی شخص لغت کے معنے کر کے کہتا ہے کہ نبی آئے گا تو وہ جھوٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک معنے تو رسول اللہ صلعم نے بیان فرمائے دوسرے معنے تیرہ سو سال کے بعد مرزا تصنیف کرتا ہے اور رسول اللہ کے بیان کردہ معنے کے خلاف کہتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ تم کافر ہو۔ اسی وجہ سے ہندوستان کے علماء نے متفقہ طور پر اس کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔"

(آزاد لاہور ۳ جولائی ۱۹۵۲ء)

(۲)

ناظرین کرام! جناب مولوی احمد علی صاحب کے تمام کردہ طویل اقتباس سے مندرجہ ذیل امور بالبداہت ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) خاتم النبیین کے معنے آج تک علماء نبوت کے ختم کرنے والے کے کرتے آئے ہیں۔

(۲) مرزا صاحب نے خاتم کے معنے مہر کے کئے ہیں یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں نبی ہوں گے اور ان پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔

(۳) عربی لغت کی رو سے اگر خاتم النبیین سے نبی آنا بھی ثابت ہو تو بھی ہم نہ مانیں گے۔

(۴) خاتم النبیین کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی نہ نقلی۔ اس لئے اس معنے کے خلاف کوئی معنے قبول نہیں۔

(۳)

جناب مولوی صاحب کے خطبہ کے خلاصہ سے ظاہر ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانا ہے۔ البتہ آپ نے بقول مولوی احمد علی صاحب خاتم کے معنے مہر فرمائے ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ:-

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں نبی ہوتے رہیں گے اور ان پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔"

ان معنوں پر ایک نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے رو سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان عظمت کا اظہار ہوتا ہے اور آپ صرف ایک نبی ثابت نہیں ہوتے بلکہ نبیوں کے شہنشاہ ثابت ہوتے ہیں۔ اندریں صورت کوئی مولوی یہ تو کہہ سکتا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب کے معنوں کو درست نہیں مانتا مگر ہوش و حواس کسی انسان کو یہ کہنے کی مجال نہیں کہ ان معنوں کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے اور "ناموس محمد کی حفاظت" کے نام سے اسے عوام کو اشتعال دلانے کا حق ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ خاتم النبیین کی توجیہ اور تفسیر کے متعلق علماء زمانہ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام میں اختلاف ہے اور ظاہر ہے کہ کسی آیت کی تفسیر و تاویل میں اختلاف سے کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ورنہ جملہ مفسرین اور ائمہ اسلام پر اس سے زد پڑے گی۔

(۴)

جناب مولوی احمد علی صاحب کے خطبہ کے بین السطور سے ظاہر ہے کہ لفظ خاتم کے معنوں کے بارے میں عربی لغت کے رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بیان فرمودہ معنے ترجیح رکھتے ہیں۔ گویا عقل کے علاوہ عربی محاورات بھی ان معنوں کی تائید میں ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ البتہ مولوی احمد علی صاحب کا یہ دعویٰ قابل توجہ ہے کہ تیرہ سو برس سے علماء وہی معنے کرتے آئے ہیں جو آج مخالفین احمدیت مولوی کرتے ہیں۔ ہم نے تو جہاں تک تفاسیر اور بزرگان سلف کے اقوال پڑھے ہیں سب نے لفظ خاتم کے معنے مہر کئے ہیں۔ حتیٰ کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب اور حضرت رفیع الدین صاحب کے مشہور ترجمہ قرآن مجید اردو میں بھی خاتم کے معنے مہر شائع ہوتے رہے ہیں (غالباً موجودہ مولوی ان میں بھی تحریف کر دیں گے) میرے نزدیک اس بارے میں مولوی صاحب کو چیلنج دیا جا سکتا ہے کہ وہ چودھویں صدی سے پہلے کے کسی مستند کا قول پیش فرمائیں جس نے کہا ہو کہ خاتم کے معنے مہر کرنا غلط ہے۔ آج کا مولوی محض حضرت مرزا صاحب کی عداوت میں یہ ناشی علمی کی نمائش کر رہا ہے ورنہ اس سے قبل کسی نے خاتم بمعنی مہر کی تردید نہیں کی۔ ہاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

(۵)

الفضل میں "خاتم النبیین" بزرگان سلف کے اقوال سے خاتم النبیین کی تفسیر شائع ہو رہی ہے اسے پڑھ کر جناب مولوی احمد علی صاحب اندازہ فرما سکیں گے کہ ان کا خطبہ والا دعویٰ کتنا نادرست ہے۔ میں انہیں تفسیر فتح البیان کے حسب ذیل الفاظ کی طرف توجہ دلاتا ہوں:-

"صار کالخاتم لھم الذی یختمون بہ ویتزینون بکونہ منھم"

(تفسیر فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۸۶)

اس میں لفظ خاتم النبیین کے خاتم کے معنے مہر کئے گئے ہیں جو موجب زینت ہوتی ہے

امام فخر الدین رازی نے کیا خوب فرمایا ہے:-

"والخاتم یجب ان یکون افضل الاتری ان رسولنا صلے اللہ علیہ وسلم لما کان خاتم النبیین کان افضل الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلھا"

(تفسیر کبیر رازی جلد ۲ صفحہ ۳۱)

ترجمہ:- خاتم کا افضل ہونا واجب ہے کیا تم نہیں سوچتے کہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے ہی افضل الانبیاء ٹھہرے ہیں اور انسان چونکہ مخلوقات جسمانیہ کا خاتم ہے اس لئے وہ ان میں افضل قرار پایا۔"

امید ہے کہ جناب مولوی احمد علی صاحب ان حوالہ جات اور الفضل میں شائع شدہ دیگر حوالہ جات پر خدا ترسی سے غور فرمائیں گے۔

(۶)

جناب مولوی احمد علی صاحب نے مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:-

"میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی نہ نقلی۔" (آزاد ۳ جولائی)

جناب مولوی صاحب بتائیں کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ کس حدیث میں فرمائے ہیں؟

ہمارا دعویٰ ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ہرگز نہیں فرمائے کیا مولوی احمد علی صاحب اپنے آپ کو افتراء علی الرسول کے الزام سے بچانے کے لئے احادیث نبویہ میں سے ان الفاظ کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ قیامت تک ایسا نہیں کر سکتے۔

بھائیو! یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین ٹھہرایا ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام نے اس لفظ کے معنوں میں ہرگز نہیں فرمایا کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی نہ نقلی۔" اگر حضور یہ فرماتے تو تیرہ سو سال سے علماء حضرت عیسےٰ نبی اللہ کے منتظر کس طرح ہوتے؟ پھر احادیث نبویہ میں بالخصوص مسلم شریف میں آنے والے مسیح موعود کو نبی اللہ کس طرح قرار دیا جاتا؟ اگر حضور علیہ السلام نے خاتم النبیین کے یہ معنے بیان فرمائے ہوتے تو آیت خاتم النبیین کے نزول کے چار سال بعد اپنے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر یہ نہ فرماتے لو عاش لکان نبیاً (ابن ماجہ) کہ اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی بن جاتا۔ ایسی صورت میں تو حضور کو یہ فرمانا چاہیئے تھا کہ اگر میرا بچہ زندہ بھی رہتا تو نبی بنتا۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ پس یہ ہرگز درست نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی نہ نقلی۔" یہ محض جناب مولوی احمد علی صاحب کے جوش خطابت کی ایجاد ہے۔

(۷)

اس جگہ یہ سوال ہوگا کہ جناب مولوی احمد علی صاحب نے آخر کن عربی الفاظ کی آڑ میں مذکورہ الفاظ وضع فرمائے ہیں تو میرا خیال ہے کہ انہوں نے حدیث کے الفاظ "لا نبی بعدی" کا سراسر غلط ترجمہ بیان کیا ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

جماعت احمدیہ کی بنیاد ختم نبوت پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ کسی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا

(از مکرم حکیم محمد خلیل اللطیف صاحب فوائد ربوہ)

احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں

(۱) احرار نے آجکل جماعت احمدیہ کے خلاف تحفظ ختم نبوت کے دعا کے ساتھ ایک طوفان بے تمیزی برپا کیا ہوا ہے اور عوام کے یہ بات ذہن نشین کرائی جا رہی ہے کہ احمدی نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتم النبیین کے منکر ہیں۔ کوئی احراری مولوی آج تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفائے کرام کی تصانیف اور تحریرات سے ایک بھی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکے جس میں آپ نے یا آپ کے خلفائے کرام نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کیا ہے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتی نبوت کے دعویٰ کو عقیدہ ختم نبوت کی ضد قرار دے کر سادہ لوح عوام کو بھڑکایا جا رہا ہے اور جس غیر تشریعی نبوت کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا ہے اس کی غلط در غلط تشریح کر کے غلط فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اور پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کو بے وفا کی آماجگاہ بنایا جا رہا ہے اور لوگوں میں ایک کھلم کھلا قانون شکنی کی ترغیب و تحریک کرا کے حکومت پاکستان کے لئے مشکلات کے دروازے کھولے جا رہے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے غیر تشریعی نبوت کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے

(۲) جس امتی نبوت کا دعویٰ حضرت اقدس نے کیا ہے اس کی بنیاد ہی ختم نبوت کے عقیدہ پر ہے کیونکہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود باجود اور منفرد ہستی ہے جسے تمام انبیاء و رسل میں سے خاتم النبیین کے معزز لقب اور مکرم خطاب سے نوازا گیا ہے اور قرآن پاک کی بیسیوں آیات کی رو سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ظلی نبوت اور اللہ تعالیٰ سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ اور اظہار علی الغیب کو بند نہیں کیا گیا بلکہ حضور کی غلامی میں خیر الامت میں جاری کیا گیا ہے۔ پہلے یہ روحانی نعمت بلا واسطہ ملا کرتی تھی اب قیامت تک آپ کے واسطہ اور آپ کی اطاعت اور متابعت کے وسیلہ سے ملا کرے گی اور آپ کا روحانی فیضان قیامت تک امت محمدیہ میں باقی جاری و ساری رہے گا۔ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا چنانچہ سورہ فاتحہ کی قوی دعا میں جو مقبول اور مستجاب دعا ہے ہر مومن کو روزانہ چالیس بار کم از کم اس گرامی قدر اور بالائی انعام یعنی نبوت۔ صدیقیت شہیدیت اور صالحیت عطا کئے جانے کی درخواست کرتا ہے اور اسی مقبول دعا کے نتیجہ میں امت محمدیہ کے اندر لاکھوں صلحاء، صدیقین، شہداء، مجددین اور خلفاء، محدثین اور المحدثین پیدا ہو چکے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں امتی نبی کا درجہ عطا کیا گیا۔

مسیح موعود کے نبی اور رسول ہونے پر تمام امت کا اتفاق اور اجماع ہے حضور نبی کریم نے اللہ علیہ وسلم سے ۱۳ سو برس پہلے چودہ سو سال میں کوئی ایک بزرگ بھی پیش نہیں کیا جا سکتا جو مسیح موعود کے نبی اور رسول ہونے کا منکر ہو اور کوئی دلیل بھر دیا جو اور حیثیت پیش کیا جا سکتا جس میں کسی با خبر عالم کو نے مسیح محمدی کی نبوت و رسالت کا انکار کیا ہو اس لیے کہ اس نے خود سرور دو جہاں نے اپنے امتی مسیح موعود کو چار بار نبی اللہ نبی اللہ نبی اللہ نبی اللہ کا خطاب عطا فرمایا ہے اور نیز لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا کا ارشاد فرما کر امت محمدیہ کے اندر اپنی غلامی میں نبیوں کی بعثت کے امکان کو ظاہر فرما دیا۔ لیکن ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات فرما کر اس بات کی بھی وضاحت فرما دی کہ اب امت محمدیہ کے اندر کوئی صاحب شریعت نبی نہ آئے گا۔ بلکہ مبشرات والی نبوت کے حامل وجود ظاہر ہوتے رہیں گے مگر قرآن کریم نے ختم نبوت اور بقائے رسالت کے مہتم بالشان مسائل پر سورج چڑھا دیا ہے اور حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے مترادف کئی دوسرے خطاب لا کر ختم نبوت کی حقیقت کو کالشمس فی نصف النہار بنا دیا ہے۔ سب سے پہلے تو خود آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم میں ابوت جسمانی کی نفی کے ذریعہ حضور کو امت کا روحانی باپ نیز خاتم النبیین کے لقب میں ابو النبیین یعنی نبیوں کا باپ قرار دیا گیا ہے۔ پھر دوسری جگہ آپ کے لقب رحمۃ للعالمین میں نبوت کو جو آپ کی امت کے لئے سب سے بڑی رحمت ہے، آپ کے واسطہ اور وسیلہ سے عالمین کے لئے موہبت فرمانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ تیسری جگہ آپ کو سراج منیر کا خطاب عطا فرما کر آپ کی غلامی میں ہزار ہا روحانی چاند اور ستاروں کے امکان کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اور جو عظیم مقام پر آپ کو صاحب الکوثر ٹھہرا کر نبوت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑی روحانی خیر کثیر ہے اور سب سے بڑی روحانی نعمت اور موہبت ہے عطا فرمانے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

قرآن کریم سے اجرائے نبوت کا ثبوت

(۳) الغرض خاتم النبیین کے معزز خطاب کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو دوسرے خطاب عطا فرمائے ہیں ان سے بھی صاف اور صریح طور پر ثبوت ملتا ہے کہ غیر تشریعی نبوت و رسالت یا اللہ تعالیٰ سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ اور اطلاع علی الغیب کی نعمتوں کو امت محمدیہ میں قیامت تک جاری و باقی رکھا گیا ہے اور اسی طرح بیسیوں دوسری قرآنی آیات میں بھی ان نعمتوں کے بقاء کا زبردست ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ کی دعا میں منعم علیہم کے گروہ میں شمولیت کے لئے تلقین فرمائی گئی اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ منعم علیہم میں سب سے ممتاز طبقہ انبیاء علیہم السلام کا ہی ہے پھر دوسری جگہ و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الآیہ کا ارشاد فرما کر امت محمدیہ میں انہی منعم علیہ گروہ کے پیدا ہونے کی عظیم الشان بشارت دی گئی ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم میں رسولوں کی آمد کی خوشخبری موجود ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس میں بھی یہ بشارت موجود ہے و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء میں یہ مژدہ جانفزا موجود ہے یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ میں رسولوں اور نبیوں کی آمد کی بشارت موجود ہے۔

(۴) پس جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیضان کو جو بصورت نبوت و رسالت آپ کی امت میں قیامت تک جاری و ساری ہے بند مانتے ہیں، وہ یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ہستی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علو مرتبت ظاہر ہو اور آپ کے لقب خاتم النبیین کے اثبات کے لئے مقام نبوت و رسالت پر قائم ہو۔ خود سوچ لو کہ زیادہ حامیان اسلام اور محبان سید الانام میں ہے یا دشمنان دین اور مخالفان حضرت خاتم النبیین۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس امتی نبوت و رسالت کا دعویٰ بحکم الٰہی کیا ہے۔ وہ سورہ فاتحہ کی دعا اور آیات قرآنی سے موثق و مبرہن ہے اور آپ نے اپنے دعویٰ نبوت کی تشریح اس حد تک فرما دی ہے کہ سوائے کسی کج طبع مخالف کے اس میں کسی اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہنے دی۔ چنانچہ آپ کے دعویٰ کو آپ کی تحریروں سے واضح کرنے کے لئے چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں جن پر ادنے نظر ڈالنے سے احراریوں کی پیدا کردہ تمام غلط بیانیوں کا قطعی طور پر ازالہ ہو جاتا ہے اور ان کے اوہام فاسدہ ھباءً منثورا ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات

(۶) حضور علیہ السلام نے فرمایا "یہ شرف (کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ و اظہار علی الغیب۔ ناقل) مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی اور میری نبوت یعنی مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے اور بجز اس کے میری نبوت اور کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی ہے۔ اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لئے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں کچھ کسر شان نہیں۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۷) نیز فرمایا:- "یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام دیکھ کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے مقام نبوت تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت

امانت تحریک جدید

"جس وقت ہم تا دیان سے نکلے ہیں اس وقت وہی لوگ محفوظ رہے جن کی امانتیں تحریک جدید میں تھیں۔ دوست اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھیں۔ یہ فائدہ بخش چیز بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اس وجہ سے حدیث اور الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا گیا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپؐ کے ذریعہ ملا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۸) نیز فرمایا:۔ "پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کے بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۹) نیز فرمایا:۔ "اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں ولکل ان یصطلح۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

(۱۰) نیز فرمایا۔ "اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے علیحدہ ہو کر کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں۔ کیونکہ یہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ کوئی مستقل نبوت نہیں ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۲)

(۱۱) نیز فرمایا:۔ "کوئی شخص اس جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکا نہ کھائے۔ میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے۔ کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا۔ مگر میں امتی ہوں۔ پس یہ صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے اعزازی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا۔ تا حضرت عیسیٰؑ سے تکمیل مشابہت ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صفحہ ۱۸۸)

(۱۲) نیز فرمایا:۔ "باوجود ہزارہا نشانوں کے جو خدا تعالیٰ نے میرے لئے دکھلائے۔ پھر بھی میں سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں اور میری کتابوں کو یہود کی طرح معنی محرف مبدل کر کے اور بہت کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر صدہا اعتراض کئے گئے ہیں کہ گویا میں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں اور قرآن کو چھوڑتا ہوں اور گویا میں خدا کے نبیوں کو گالیاں دیتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور گویا میں معجزات کا منکر ہوں۔ سو میری یہ تمام شکایت خدا تعالیٰ کی جناب میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا کیونکہ میں مظلوم ہوں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۹)

(۱۳) نیز فرمایا:۔ "یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

معزز حضرات! ان تمام حوالہ جات اور ایسے ہی دوسرے صدہا حوالوں سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرگز ہرگز اس تشریعی یا مستقل نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جسے احراری آپ کی طرف محض از راہ ظلم منسوب کر رہے ہیں بلکہ صرف اور صرف اس نبوت کا دعویٰ بحکم الٰہی الہام الٰہی کی بنا پر کیا ہے جس کا امکان قرآن کریم سے حدیث شریف سے بزرگان امت اور علمائے ربانی کے اقوال سے اور امت محمدیہ کے اجماعی عقیدہ سے ثابت ہے۔ اور جسے آج بھی احراری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود میں تسلیم کرتے ہیں۔ احراریوں سے پوچھو کہ کیا آنے والا مسیح نبی نہ ہو گا؟ اس پر وحی نازل نہ ہو گی۔ اسے الہام سے مشرف نہ کیا جائے گا؟ پس فرق صرف تعیین شخصی کا ہے مرتبہ کا نہیں۔ وہ جس وجود کے آنے کے آسمان سے منتظر ہیں ہم نے اسے امت کے اندر قرآن کریم کے ماتحت قبول کیا کیونکہ حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات قرآن پاک کی تیس آیات سے ثابت ہو چکی ہے اور جس نے قرآن کریم اور احادیث شریفہ کی پیشگوئیوں کے ماتحت آنا تھا۔ امت محمدیہ میں سے جو خیر الامم ہے آ چکا۔ مبارک وہ جو اس کو قبول کرے۔

ماضی میں مسلم لیگ سے تعاون کس نے کیا؟

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

احرار نے اپنے گزشتہ کارناموں اور مسلم لیگ دشمنی پر پردہ ڈالتے ہوئے پاکستان کے مختلف مقامات پر یہ مکروہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ ہم مسلم لیگ کے حامی اور پاکستان بنانے میں ممد و معاون رہے ہیں۔ برعکس اس کے وہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے یہ جھوٹا اور سراسر غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ پاکستان کے قیام سے پہلے اور مابعد پاکستان اور مسلم لیگ کی دشمن اور غدار جماعت رہی ہے۔

یہ تو مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ کہ کن لوگوں نے مطالبہ پاکستان کو ٹھکراتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کا آخر وقت تک ساتھ دیا۔ تاہم ہم امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایک بیان درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کرام اصل حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔ امیر شریعت احرار زیر صدارت مفکر احرار چوہدری افضل حق باغبانپورہ لاہور میں "بیس ہزار" کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"آج ہر طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو یکسر کر مرکز پر جمع ہونے کے لئے مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہئے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ وہ کون سے مقاصد ہیں۔ جن کی بنا پر تمام مسلمان لیگ میں شامل ہو جائیں۔ اس وقت مسلمان آزادی کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔ مسلم لیگ عافیت کوشوں اور رجعت پسندوں کی جماعت ہے اس کا مقصد ملک میں غیر ملکی اقتدار کو مستحکم کرنا ہے۔ اس کے باوجود ہمکو کہا جاتا ہے کہ ہم لیگ میں شامل ہو جائیں ہم نہیں سمجھتے کہ وہ کون سے اصول ہیں۔ جن کے تحت ہم لیگ میں شامل ہوں۔ مسلم لیگ اور احرار کے مقاصد میں تعبید المشرقین ہے۔"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۱)

برعکس اس کے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان فرماتے ہیں۔

"کانگرس کے اس اعلان نے کہ وہ اب مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی۔ بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی۔ میرے جذبات کو بالکل بدل دیا۔ اور میں نے محسوس کیا۔ کہ جو لوگ دروازے سے داخل ہونے سے ناکام رہے ہیں۔ اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور اس کے معنی مسلم لیگ کی تباہی نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے۔

پس اس وقت سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے۔ جس صورت میں نے اوپر بیان کی ہے۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آئندہ الیکشنوں میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی تائید کرنی چاہئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف و تردید کانگرس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری مسلم جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائیگی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے پر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اعلان کے ذریعہ سے تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

(منقول از رسالہ "مولوی" دہلی جلد ۲۴ نمبر ۹ صفحہ ۲۲)

انصاف کیجئے۔ مسلم لیگ کے ساتھ جماعت احمدیہ نے تعاون کیا یا احراریوں نے جو کہ اب بھی درپردہ پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں شب و روز لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذمہ دار لیڈروں کا بیان ہے کہ

"کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ اور کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں ہے۔"

(خطبات احرار صفحہ ۹۹)

درخواست دعا

"میری چار سالہ بچی بشرہ کو گرنے پر سخت چوٹ آئی ہے۔ اور کہنی کا جوڑ اتر گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی التجا ہے۔ مولا کریم صحت عطا فرمائیں اور جوڑ ٹھیک طور پر لگ جائے"

(سید محمد حسین شاہ اکاؤنٹنٹ نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

چندہ کی بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

بعض عہدہ داران اور افراد جماعت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام چندہ کی رقم بھجواتے وقت اس کی تفصیل ساتھ ارسال نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں اور خزانہ میں داخل نہیں کی جا سکتیں۔ اس طرح سے ایک تو ایسی رقوم متعلقہ جماعتوں کے نام درج نہیں ہو سکتیں۔ اور دوسرے ان رقوم کی تفصیل منگوانے کے لئے مرکز کو لمبی خط و کتابت کرنا پڑتی ہے۔ اور علاوہ کارکنوں کا وقت خرچ ہونے کے جو کسی دوسرے مفید کام پر صرف ہو سکتا ہے۔ مرکز کو چٹھیوں اور رجسٹریوں کے بھجوانے پر بھی کافی خرچ کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ جب بھی چندہ کی رقوم بھجوائیں منی آرڈر کی صورت میں کوپن پر اور اگر کوپن پر جگہ کافی نہ ہو تو علیحدہ کارڈ کی صورت میں۔ اور اگر بیمہ کے ذریعہ چندہ بھجوائیں تو بیمہ میں بھی تفصیل بھجوا دیا کریں۔

یہ بہت اہم اور ضروری امر ہے۔ جس کا مزید خیال رکھنا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ نظارت ہذا کی طرف سے ہر جماعت کو اس کے تدریجی بجٹ سال رواں (چندہ عام حصہ آمد اور مستورات) بمقابلہ وصولی تا تاریخ اطلاع دی جاتی ہے۔ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ بعض کافی جماعتوں کی اپنے تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں وصولی بہت کم ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے ذمہ کافی بقایا رہ گیا ہے۔ نیز امسال انشاء اللہ اگلے ماہ میں تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا ایک سہ ماہی گوشوارہ بمقابلہ بجٹ تدریجی تین ماہ وصولی شائع کیا جائے گا۔

لہٰذا تمام عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ابھی سے ہی وصولی کے کام میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں۔ تاکہ گوشوارہ میں ان کی جماعت کا نام بقایا میں نہ رہے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ پاکستان متوجہ ہوں

احباب کو مرکز کی ضروریات سے وقتاً فوقتاً مطلع کیا جاتا ہے۔ اور ان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ وہ عہدیداران مال سے تعاون فرما کر چندہ جات لازمی کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ نیز سیکرٹریان مال پر بھی عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ احباب جماعت سے بروقت چندہ وصول کریں۔ تاکہ مرکزی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ اور جماعتی کام میں روپے کی کمی سے بعض وقت جو جمود طاری ہو جاتا ہے۔ اس کو دور کیا جا سکے۔ امید ہے کہ سیکرٹریان مال اور احباب جماعت اپنے اپنے فرائض کو سمجھنے اور ادا کرنے کی پوری پوری کوشش اور سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

(نظارت بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ میں ضرورتاً مقررہ چیز کی قیمت یا کوئی اور معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے مال کا جو حصہ شریعت نے مقرر کیا ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو یا مال میں سے الگ کر دینے سے اس مال کو نقصان پہنچتا ہو۔ تو اس کی قیمت بھی لی جا سکتی ہے۔ نیز جو مال زمین وغیرہ کھودنے سے بطور دفینہ برآمد ہو۔ اس کا پانچواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر اسی وقت واجب الادا ہوگا مگر دفائن کے متعلق حکومت کے قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

دفائن کے پانچواں حصہ کی ادائیگی کے بعد یہ مال بھی دوسرے اموال میں شامل سمجھا جائیگا۔ اور اس میں سے جس قدر سونا۔ چاندی برآمد ہو۔ اس پر بھی حسب دستور سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی پہلی بار پانچواں حصہ دینے سے یہ مال دوسرے مالوں سے مستثنیٰ نہیں ہوگا۔ بلکہ جس طرح اور مالوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی طرح اس پر بھی واجب ہوگی۔ اور اسی میں محسوب ہوگی۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ناموس محمدؐ کی حفاظت

بقیہ صفحہ ۴

بے شک حدیث نبوی میں لا نبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں۔ مگر ان کے معنی بیان کرنے میں جناب مولوی احمد علی صاحب نے مغالطہ کھایا ہے۔ لا نبی بعدی کے معنی صلحائے امت اور علماء نے حسب ذیل فرمائے ہیں:۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ کہ آنحضرتؐ کو خاتم الانبیاء کہو۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہ سمجھو کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔

(تفسیر در منثور)

(۲) حضرت امام محمد طاہر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ ھذا ایضاً لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ کہ حدیث لا نبی بعدی کے صرف یہ معنی ہیں۔ کہ میرے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت کو منسوخ کرے۔ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

(۳) حضرت امام عبد الوہاب صاحب شعرانی لکھتے ہیں وقولہ صلعم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی کہ آنحضرتؐ کے ارشاد لا نبی بعدی کے صرف یہ معنی ہیں کہ میرے بعد نئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا۔ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲)

(۴) حضرت الشیخ الاکبر ابن العربی فرماتے ہیں۔ "فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی" کہ لا نبی بعدی کے معنی یہی ہیں کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کے خلاف ہو۔ بلکہ جب بھی ہوگا۔ تو وہ شریعت کے ماتحت ہوگا۔ (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳)

(۵) جناب مولانا ابو الحسنات عبد الحی صاحب فرنگی محلی تحریر فرماتے ہیں:۔ "علماء اہل سنت بھی اس کی تصریح کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہمعصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہوگا۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳۹)

(۶) جناب نواب صدیق حسن خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ "لا نبی بعدی آیا ہے۔ جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لیکر نہیں آئیگا۔" (رسالہ اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ علماء امت اور سلف صالحین نے لا نبی بعدی کے معنی یہی کئے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہ ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے ان مسلمہ معنوں کے ہوتے ہوئے آج مولوی احمد علی صاحب کا لا نبی بعدی کے اور معنی کرنا بتلاتا ہے کہ وہ احمدیت کی مخالفت میں قرآن مجید کی غلط تفسیر کرنے کے علاوہ احادیث کے معنی بگاڑنے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔ اور سلف صالحین کے مسلمہ معنوں کے خلاف معنی لے رہے ہیں۔ ہاں جماعت احمدیہ کا مسلک اس حدیث کے معنوں کے متعلق بھی وہی ہے۔ جو سلف صالحین کا تھا۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتہ جات روانہ فرمائیے۔ (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

قانون شکنی جبر و تشدد اور انتشار کا موجودہ رجحان ملک کیلئے مہلک ثابت ہوگا

قانون کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں اور تشدد کا لاوا پھوٹ رہا ہے

روزنامہ شہباز پشاور کا اداریہ

دنیا کا کوئی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک داخلی طور پر وہاں امن و سکون نہ ہو۔ اگر ملک میں لاقانونیت کا دور دورہ ہوگا۔ عوام کے اندازِ فکر میں پراگندگی۔ انتشار اور پریشانی ہوگی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ ملکی ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو جائیں گی۔ بے چینی اور اضطراب بڑھے گا۔ خوشحالی رختِ سفر باندھے گی۔ اور انارکی پھیلے گی۔ عوام اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہوں گے۔ انسانی زندگیاں خطرات میں گھر جائیں گی۔ دشمن طاقت پکڑے گا۔ اور ملک کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔

اس لئے دنیا کا ہر فرد ملک اور وطن کی سالمیت اور وقار کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرتا ہے۔ اور کبھی ایسی حرکت سرزد نہیں کرتا۔ جس سے سرزمین وطن کی عظمت اور شوکت کو معمولی سی آنچ بھی آئے۔ چنانچہ جس قوم کا فکری رجحان اس سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کی طرف میلی نگاہ سے بھی نہیں دیکھ سکتی۔ ایک آزاد قوم کے باشعور شہری کی حیثیت میں ہمیں بھی اپنے آپ کو اسی اصول کے ترازو میں تولنا چاہیئے۔ اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم اس امتحان میں کہاں تک پورے اترتے ہیں۔ پچھلے چند ماہ سے پاکستان کے بعض حصوں میں مظاہروں۔ جلسوں اور جلوسوں کی صورت ایسی روش اختیار کرتی جارہی ہے۔ کہ ملک کے سنجیدہ طبقوں میں پریشانی اور اضطراب کا اظہار ہونے لگا ہے

سالِ رواں کے اوائل میں ڈھاکہ میں بنگالی اور اردو کے تنازعہ نے جو نازک صورت اختیار کر لی تھی۔ وہ ہر لحاظ سے تکلیف دہ تھی۔ مظاہرے ہوئے۔ جلوس نکلے۔ قانون کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیری گئیں۔ تشدد کا لاوا پھوٹا۔ انسانی زندگیاں بھسم ہو کر رہ گئیں۔ مگر بدقت تمام حالات پر قابو پا لیا گیا۔ اس کے بعد کراچی میں انتشار بدنظمی کے فتنہ نے سر اٹھایا۔ اور ایک جلسہ کے انعقاد کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس کو لاٹھی چارج اور اشک آور گیس استعمال کرنا پڑی۔ اب ملتان میں اسی سبق کو وسیع پیمانے پر دوہرایا گیا ہے۔ مشتعل ہجوم نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انتہائی اشتعال انگیزی کے عالم میں پولیس پر خشت باری کی۔ تھانے کو نذرِ آتش کرنا چاہا۔ پولیس نے جواب الجواب گولی چلادی۔ چند افراد جاں بحق ہو گئے۔ اور کچھ زخمی ہسپتال میں تڑپ رہے ہیں۔

پاکستانی عوام کی رجحانِ طبع جس سمت رواں ہے۔ وہ اتنی مہلک اور اس کے دوررس نتائج اتنے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ کہ اگر عوام اور ملک کے باشعور طبقہ نے فوراً اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر انتہائی سنجیدگی سے غور نہ کیا۔ تو ملک اتنی زبردست مشکل میں پھنس جائیگا۔ کہ اس کا اندازہ ہم اس وقت تک نہیں لگا سکتے۔

حکومتوں سے اختلاف اور اپنے مطالبات کے لئے جدوجہد کرنا ہر شہری کا فرض ہوتا ہے۔ اس بنیادی حق سے دنیا کا کوئی قانون نہیں روک سکتا۔ مگر قانون شکنی اور جبر و تشدد کے ذریعہ ملک میں کھلبلی پیدا کر دینے کے واقعات اصل مقصد کو غارت کر دیا کرتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا جاتا ہے۔ وہ مقصد ہی ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ ملک میں خوف و ہراس پھیل جاتا ہے۔ طبیعتوں میں تخریبی جذبہ ابھرتا ہے۔ آہستہ آہستہ ملک کی بنیادیں ہلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

ان گزارشات کی روشنی میں ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم نے جو راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ کیا سلامتی اور امن کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ یا تباہی و بربادی کو قریب تر لاتا ہے؟ — قیام پاکستان کو ابھی چند برس ہی ہوئے ہیں۔ ہمارا ملک عبوری دور سے گزر رہا ہے۔ اگر حکومتوں کے عبوری دور میں طبیعتیں تخریب کی طرف مائل ہو جائیں، تو شر پسند عناصر جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ کشت و خون کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔ خانہ جنگی کا عفریت ملک کو برباد کر دیتا ہے۔ اور بالآخر اس ملک کا نام ہی صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ غلامی کی زنجیریں اس کے پاؤں میں ہوتی ہیں۔ اور محکومی کا طوق اس کی گردن میں۔

ہمیں فیصلہ کرنا ہے۔ کہ ہم اقوام عالم میں معتدر مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یا ذلت و نکبت اور رسوائی و واژگوں نصیبی کو اپنا مقدر بنانا چاہتے ہیں۔ ہمیں سوچنا ہے۔ کہ لاکھوں بوڑھوں۔ نوجوانوں اور بچوں کا مقدس خون ہم نے اس لئے ہولی کھیلی تھی۔ کہ ہم پھر وہی راہ اختیار کر لیں۔ جو دنیا کے سامنے ہماری پیشانیوں کو سیاہ کر دے۔ لاتعداد بیٹیوں۔ بہنوں اور ماؤں کی عصمتیں اس لئے لٹائی تھیں۔ کہ ہم محکومی اور غلامی کو دعوت دیں۔ یا اسلام اور عوام کی سربلندی کے لئے ان مصائب و آلام کا استقبال کیا تھا۔

سنو! آج دنیا کی نگاہیں ہماری طرف اس صورت

میں اٹھ رہی ہیں۔ کہ اسلام کے یہ بہادر فرزند بکمال مسرت و شادمانی اپنے لئے قبریں کھود رہے ہیں۔ امن اور آشتی کے پیکر اپنے ہی خون سے قصرِ پاکستان کی بنیادوں کو ہلا رہے ہیں۔ صدیوں کی غلامی کے بعد انہوں نے جن زنجیروں کے حلقوں کو پگھلایا تھا انہیں پھر سے مضبوط کرنے میں مصروف ہیں اور دنیا کی تاریخ میں اپنا ذکر ذلت کی سیاہی سے کرنا چاہتے ہیں

ہم ایسا نہیں کریں گے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ ہم کٹ جائیں گے مٹ جائیں گے۔ مگر وطن کے مقدس نام پر دھبہ نہیں لگائیں گے

آؤ ہم اس قسم کے طور طریقوں کو بدل دیں عہد غلامی میں انگریزی سامراجیت خلاف — مظاہرے — جہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ مگر اب وہ دور گذر چکا ہے یہ سرزمین ہماری ہے۔ یہ گھر ہمارا ہے اس کا ایک ایک ذرہ ہمارا ہے۔ اس قسم کے طریقے تخریبی ہیں یہ ملک کو مضبوط و مستحکم بنانے کی بجائے اسے تباہ کر دیں گے۔ امن کو ہاتھ میں لینا اور لاقانونیت کو پھیلانا کسی طرح بھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ طبیعتوں میں ٹھنڈک اور تعمیری جذبہ پیدا کیجئے۔ اور ایک مخلص محب وطن کی حیثیت میں حالات پر نگاہ رکھا کیجئے۔ جب ملک میں انتشار اور بدنظمی ہوگی۔ وہ دنیا میں ترقی کیسے کر سکتا ہے

ہماری سلامتی کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔

اتحاد — تنظیم — اور ایمان

فکری انتشار ختم کیجئے۔ ملک کی بقا کے لئے بنیان مرصوص بن جایئے!

عرب وزرائے اقتصادیات کی کانفرنس

عمان ۵ مرجولائی۔ بیروت میں عرب چیمبر آف کامرس، انڈسٹری اینڈ ایگریکلچر کی طرف سے عرب وزرائے اقتصادیات کی ایک کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ اردن کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ وزراء عرب ممالک کے مابین اقتصادی تعلقات بڑھانے کے ذرائع سوچیں گے۔ کانفرنس کی تاریخ وغیرہ کا تعین عرب لیگ کا دفتر کرے گا۔ (اسٹار)

ڈاکٹر گراہم کی سعیٔ مصالحت

اقوام متحدہ کے مبصرین کی رائے

نیویارک ۲۵ر جولائی۔ اقوام متحدہ کے بعض مبصرین کی رائے ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کے مندوبین کے درمیان استصواب رائے سے قبل کی شرائط پہ سمجھوتہ کرانے کے لئے ڈاکٹر گراہم کی کوششیں جاری رہنے سے کچھ امید پیدا ہو رہی ہے۔

فریقین اگرچہ مکمل سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ مندوبین کے درمیان بات چیت ابھی جاری ہے۔ حالانکہ پروگرام کے مطابق ڈاکٹر گراہم کو گذشتہ ماہ کے آخر تک اپنی رپورٹ پیش کر دینی چاہیئے تھی اگرچہ اس کا کوئی بین ثبوت تو موجود نہیں۔ لیکن مندوبین کی یہاں موجودگی اور گفتگو کے جاری رہنے سے یہ اندازہ لگایا جارہا ہے کہ ڈاکٹر گراہم کو کچھ نہ کچھ کامیابی ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

برطانی تاجروں کو عربی سیکھنے کی تلقین

لندن ۲۵ر جولائی۔ اینگلو مصری چیمبر آف کامرس کے جریدہ کی تازہ اشاعت میں برطانی تاجروں کو تلقین کی گئی ہے کہ اگر انہیں اپنی زندگی کا زیادہ حصہ مصر یا مشرق وسطیٰ کے دیگر عرب ممالک میں کاروبار کرتے ہوئے گزارنا ہے تو وہ عربی کی تعلیم حاصل کریں۔

ان علاقوں میں حکومتیں اسبات پر زور دے رہی ہیں کہ سرکاری کاروبار میں عربی زبان استعمال کی جائے۔ جریدہ میں لکھا ہے کہ یہ وقت کی ایک ایسی ضرورت ہے۔ جس پر عمل کرنا فرض ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

— نیویارک ۲۵ جولائی۔ اقوام متحدہ میں ۱۳ عرب ایشیائی مندوبین نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مسئلہ طیونس کو اکتوبر کی جنرل اسمبلی میں پیش کریں گے

(اسٹار)